روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
# الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 27 فروری 2013ء 16 ربیع الثانی 1434 ہجری 27 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 47

## نشہ کی کثرت وقلت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس چیز کی کثرت نشہ پیدا کرے اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 5390)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’حدیث میں آیا ہے (-) یعنی...... کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔

اسی طرح پر یہ پان، حقہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان اُن کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آ جاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جاوے گی یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے اُن کو ضائع کر دیتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 219)

’’جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آ گئی ہے۔ وہ موافق نہیں آتی۔ دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کر دیتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 321)

’’ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین دن سے نشہ نہیں ملا اس کی حالت بہت ردی تھی اور نشہ کیلئے مجھ سے پیسہ طلب کرتی تھی میں نے تعجب کیا کہ یہ نہ روٹی کا سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کیلئے بے قرار ہے۔ اسے عادت ہو گئی اور اب اس کی زندگی کا گویا جزو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے بیان میں سچا جان کر میں نے ایک پیسہ اسے دے دیا۔

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے حکیم نورالدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

ہر ایک شئے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شئے ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو ہاں ایک صورت سے یہ نشہ چھوٹ سکے کہ جیل خانہ میں بند ہوں داروغہ بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ عادت چھوٹ جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 423)

## مقابلہ مقالہ نویسی

(بسلسلہ صد سالہ تقریبات روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ادارہ الفضل کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں تمام دنیا سے کسی بھی عمر کے احمدی احباب و خواتین شامل ہو سکتے ہیں۔ مقالہ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک عنوان پر لکھا جا سکتا ہے۔

- الفضل کا تاریخی پس منظر، ضرورت واہمیت
- دینی تعلیم وتربیت کے میدان میں الفضل کی خدمات
- استحکام خلافت کے لئے الفضل کا کردار
- الفضل کی علمی وادبی خدمات
- تعمیر واستحکام پاکستان میں الفضل کا کردار

### قواعد وضوابط

مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا مقالہ مورخہ 28 فروری 2013ء تک ادارہ الفضل کو بھجوائیں۔

1۔ مقالہ کے الفاظ 30 ہزار سے 40 ہزار کے درمیان ہونے چاہئیں۔

2۔ ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شامل نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 30 ہزار سے کم یا 40 ہزار سے زائد ہو گی۔

3۔ جن کتب کا حوالہ دیا جائے ان کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سن اشاعت جلد وصفحہ درج کیا جائے۔

4۔ مقالہ ہاتھ سے خوشخط لکھیں تاہم اگر کمپوز ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ کمپوزنگ کی صورت میں 18 پوائنٹ سائز میں صفحہ کے ایک طرف، حاشیہ چھوڑ کر پرنٹ کریں۔ اسی طرح A4 سائز کے 50 سے 70 صفحات ہوں گے۔ جلد (Binding) کروا کے ادارہ کو ارسال کریں۔

5۔ مقالے کے ساتھ اس کی سافٹ کاپی CD پر بھجوائیں۔

6۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

# خالص ہو کر خدا کی عبادت اور اطاعت کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ اس لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کر سکیں کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے عمل، کردار، بات چیت اور چال ڈھال سے یہ ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم ہی ہیں جو (۔) کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا زندہ تعلق پیدا کریں کہ نظر آئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ابراہیم کو خلیل بنالیا تھا۔ اور خلیل ایسے دوست کو کہتے ہیں جس کا پیار روح کی گہرائیوں تک میں اترتا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل، شرک سے نفرت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے پیار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مکمل طور پر میرے آگے جھکتے ہیں اپنی تمام تر استعدادوں اور مکمل سپردگی کے ساتھ میرے احکامات پر عمل کرتے ہیں میں ان کو اپنا دوست بنالیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت کرنے والے اور خالص ہو کر میری عبادت کرنے والے اور میری دی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والے وہ کامل تعلیم اور کامل شریعت جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے، اس پر عمل کرنے والے ہیں وہ بھی میرے دوست بن سکتے ہیں۔ یہ باتیں قصے کہانیوں کے لئے نہیں لکھی گئیں، تمہیں یہ بتانے کے لئے نہیں لکھی گئیں کہ ابراہیم میرا دوست تھا بلکہ یہ اس لئے تمہیں بتائی جا رہی ہیں کہ تم بھی یہ نمونے قائم کرو، اور یہ نمونے تم تب قائم کر سکتے ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع کرو، پوری اطاعت کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے یہ اعلان کروا دیا ہے کہ پھر تم میری پیروی کرو۔ جیسا کہ فرمایا (۔)

(ال عمران آیت :32)

اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت ضروری ہے اور آپؐ کی اطاعت میں یہ بھی ضروری ہے کہ آپؐ کے غلام کامل کی جماعت میں شامل ہوا جائے۔ اور پھر جس طرح وہ حَکَم اور عدل کے طور پر ہمیں (۔) کی صحیح تعلیم بتائیں اس پر عمل کیا جائے۔ تو اس لحاظ سے شکر کے ساتھ ساتھ ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عائد ہو جاتی ہے کہ ہم اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کریں اور (۔) کی صحیح تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہم سے کس قسم کی پاک تبدیلی کی توقع رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس تمہاری بیعت کا اقرار کرنا زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ''۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ272۔ جدید ایڈیشن)

(روزنامہ الفضل 6 جولائی 2004ء)

م۔فردوس

# چوتھا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ سیرالیون

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کو مرکزی شہر فری ٹاؤن میں مورخہ 16,15 دسمبر 2012ء کو اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں 10 ریجنز سے 502 لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔

## پہلا دن

ملک کے دوسرے صوبوں کی جماعتوں سے صدران اور سیکرٹریان کے علاوہ ممبرات لجنہ و ناصرات 15 دسمبر کی شام کو آنا شروع ہو گئی تھیں۔ رہائش کیلئے احمدیہ سیکنڈری سکول کے کمروں کو سیٹ کیا گیا۔ تمام شاملین اجتماع کو رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے۔

بیت السبوح میں نماز ظہر و عصر کے بعد کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد لجنہ اور نظم کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

علمی مقابلہ جات میں، تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، احادیث، دعائیں، نظم مقابلہ تقریر اور مقابلہ دینی معلومات شامل تھے۔

ان تمام مقابلہ جات کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ شام کے کھانے کے بعد شاملین اجتماع نے پچھلے سال کے اجتماع کی ویڈیو ملاحظہ کی۔

## اجتماع کا دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد مہمانوں کو ناشتہ کروایا گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

عہد لجنہ اور نظم کے بعد نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ سلمیٰ کاہلوں صاحبہ نے مہمانوں کو ویلکم ایڈریس پیش کیا اور مہمانان کرام کا تعارف کروایا۔ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔

## تقاریر

ریجنل صدران لجنہ اماء اللہ نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ پہلی تقریر محترمہ Marima Sowa نے ''لجنہ آرگنائزیشن کیا ہے'' پر تقریر کی۔ دوسری تقریر Messi Mewa نے Status of Woman in Islam کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر Hawa Alzabith صاحبہ نے Blessing Of Khilafat کے موضوع پر کی۔ چوتھی تقریر Kadie Yillah صاحبہ نے Training of children کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج نے خطاب کیا۔

## غیر از جماعت مہمان

اس اجتماع میں غیر از جماعت مہمان عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ انہوں نے پروگرام کو بہت سراہا۔ ان تمام مہمانوں کو Life of Holy prophet ﷺ کتاب بطور تحفہ پیش کی گئی۔

## تقریب تقسیم انعامات

مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز لینے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے اور مجلس عاملہ کی عہدیداران کو بھی حوصلہ افزائی کے انعامات اور اچھی کارکردگی کے سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ مجموعی طور پر 91 Mile ریجن اول قرار پایا اور ٹرافی کا حق دار ٹھہرا۔

دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اجتماع کے پروگراموں کے دوران مختلف نعروں سے ہال گونجتا رہا۔ اور مختلف نظمیں پڑھی جاتی رہیں۔ کھانے کے بعد تمام وفود واپس تشریف لے گئے اجتماع کے پروگراموں کی تصاویر کے علاوہ ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اس اجتماع میں شامل ہونے والی تمام لجنہ و ناصرات کو اپنے فضل سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین

## دین کا علم حاصل کریں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''تم بے شک ظاہری علوم پڑھو مگر دین کا علم ضرور حاصل کرو اور اپنے اندر دین کی باتیں سمجھنے اور اخذ کرنے کا ملکہ پیدا کرو۔

اس کے لئے ایک تو قرآن کریم سیکھو اور دوسرے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔ کل میں ان کے متعلق ایک خاص نکتہ بتاؤں گا۔ آج صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ وہ قرآن کی تفسیر ہیں ان کو پڑھو''۔

(اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد5 ص447)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

# حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبانہ روز زندگی کا حسین نمونہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

قسط دوم

قومی مصروفیات سے فارغ ہو کر گھر تشریف لاتے اور جو کھانا میسر ہوتا تناول فرماتے۔ کھانا کھانے سے پہلے بھی آپؐ ہاتھ دھوتے تھے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھو کر کلی کرتے تھے اور پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلی کے نماز پڑھنا ناپسند فرماتے تھے۔ اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتے یا بِسْمِ اللہِ عَلیٰ بَرَکَۃِ اللّٰہ کہہ کر آغاز فرماتے یعنی اللہ کے نام سے اور اس کی برکت کے ساتھ ہم شروع کرتے ہیں۔ کھانے کے بعد اللہ کی حمد اور شکر بجالاتے ہوئے یہ دعا کرتے:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطعَمَنَا ......

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

ہمارے نبیؐ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، کھانا پسند آتا تو تناول فرمالیتے اور ناگوار ہوتا تو ترک کر دیتے۔ کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے ابتدائی زمانہ میں تو لمبے عرصہ تک دودھ اور کھجور ہی کھانا رہا اور کئی دنوں تک گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ بعض دفعہ گھر آ کر کھانا طلب کیا اور میسر نہیں آیا تو روزہ ہی رکھ لیا۔ جَو ملی گندم کے اَن چھنے آٹے کی روٹی استعمال فرماتے تھے۔ دستی کا گوشت پسند تھا۔ سبزیوں میں کدو شوق سے تناول فرماتے۔ سرکہ کے ساتھ روٹی کھا کر بھی خدا کا شکر کیا اور فرمایا سرکہ بھی کتنا اچھا سالن ہوتا ہے۔ عام مسلمانوں کی دعوت بلاتفریق قبول فرماتے۔

آنحضورؐ نے اللہ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے لئے اپنے اوقات اور معمولات میں ایک شاندار توازن اور اعتدال قائم کر رکھا تھا۔ آپؐ نے دن کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ ایک حصہ عبادت الٰہی کے لئے، ایک حصہ اہل خانہ کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے، پھر اس میں سے بھی بڑا حصہ قومی خدمت کے کاموں ہی میں صرف ہوتا تھا۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد 1 صفحہ 136)

جب آپؐ گھر میں موجود ہوتے تو عام آدمی کی طرح گھریلو کاموں میں حصہ لیتے۔ اپنے کپڑے کو پیوند خود لگا لیتے۔ ضرورت پڑنے پر جوتا بھی خود ٹانک لیا، کمرے میں جھاڑو بھی دے لیتے، حسب ضرورت جانوروں کو باندھ دیتے اور چارہ بھی ڈال دیتے، جانوروں کا دودھ دوہ لیا کرتے، اپنا خادم کام سے تھک جاتا تو اس کی بھی مدد فرماتے۔ (مسند احمد جلد 6 صفحہ 121)

بیت المال کے جانوروں کو نشان لگانے کی خاطر خود داغ دیتے، ہمسایوں کے حقوق ادا کرتے، ان کا خاص خیال رکھتے، انہیں تحفے تحائف بھجوایا کرتے تھے۔ انہیں ان کی بکریوں وغیرہ کا دودھ تک دوہ کر دیتے۔

نماز ظہر کے بعد کچھ دیر قیلولہ کرتے اور فرماتے کہ قیلولہ کے ذریعہ رات کی عبادت کے لئے مدد حاصل کیا کرو۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 245)

دن میں اپنے اصحاب خصوصاً انصار کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔ نماز عصر کے بعد ازواج مطہرات کے گھر تشریف لے جا کر باری باری احوال پرسی فرماتے۔ نماز مغرب کے بعد جس بیوی کی باری ہوتی سب بیویاں اس گھر میں جمع ہو جاتیں وہاں ان کے ساتھ گھریلو مجلس ہوتی۔

عشاء سے قبل آپؐ کو سونا پسند نہیں تھا تا کہ نماز عشاء کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو اور نماز عشاء کے بعد دیر تک فضول گپ شپ میں وقت ضائع کرنا پسند نہ فرماتے تا کہ صبح کی عبادت اور نماز پر بروقت آنکھ کھلے۔

آپؐ کا بستر بھی نہایت سادہ تھا جو بالعموم ایک چمڑا یا اونٹ کے بالوں کا ایک کپڑا ہوتا تھا۔ رہائش کے لئے گھر میں ایک کمرہ اور چھوٹا سا صحن تھا۔ لباس میں بھی سادگی پسند تھی۔ آپؐ کا لباس ستر پوشی اور زینت کی بنیادی شرائط کے مطابق ہوتا تھا۔ جمعہ، عیدین اور وفود کی آمد پر عمدہ لباس یا سرخ قبا زیب تن فرماتے۔ آپؐ کا عام لباس کرتہ اور تہبند یا کرتہ اور پاجامہ تھا۔ چاندی کی انگشتری بھی پہنی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ نیا لباس پہننے پر آپؐ دو رکعت نماز ادا فرماتے، پرانا کپڑا کسی ضرورت مند کو دے دیتے اور یہ دعا کرتے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ ......

(ابوداؤد کتاب اللباس)

یعنی اے اللہ! سب تعریف تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں اِس کپڑے کی خیر و برکت تجھ سے طلب کرتا ہوں اور وہ خیر و بھلائی بھی جو اس کپڑے کا مقصد ہے۔ اور اے اللہ! میں اس کپڑے کے شرّ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شرّ سے بھی جو اِس کی وجہ سے پیدا ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کمال حسن سے نوازا تھا۔ یہ حسین وجود جب آئینہ کے سامنے ہوتا تو یہ دعا کیا کرتا۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحسَنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلُقِی

(مسند احمد مطبوعہ بیروت)

یعنی اے اللہ! جیسا کہ تُو نے مجھے خوبصورت شکل و شباہت عطا کی ہے۔ اب تو ہی میرے اخلاق بھی حسین اور خوبصورت بنا دے۔

ہمارے نبی امن کے سفیر، سلامتی کے شہزادے اور رحمۃ للعالمین تھے، آپؐ کی رحمت سے انسان تو کیا جانور بھی محروم نہ تھے۔ آپؐ غرباء سے ہمیشہ ہمدردی فرماتے اور انہیں معاشرے میں مناسب مقام دینے کی کوشش کرتے۔ ان کی عزت نفس قائم رکھتے ہوئے ان کی ضرورتیں پوری فرماتے۔ کم عقلوں کی تربیت محبت سے کرتے تھے اور مذہبی رواداری کا بہت خیال رکھتے تھے تا کہ معاشرہ میں امن قائم ہو۔ آپؐ ہمیشہ اپنے اردگرد نیک لوگوں کے رہنے کو پسند فرماتے تھے اور یہی کوشش ہوتی کہ کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگے۔ کسی کا کوئی عیب پتا چلتا تو اس کی پردہ پوشی فرماتے اور بغیر نام لئے برائی کو دور کرنے کی کوشش کرتے اور اس کے لئے تدابیر کے ساتھ آپؐ دعائیں بھی کرتے تھے۔

نئے چاند کو دیکھ کر آنے والے دنوں میں امن و امان اور کامیابیوں اور برکتوں کے طالب ہو کر یہ دعا فرمایا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہ عَلَینَا بِالاَمنِ......

(ترمذی ابواب الدعوات)

یعنی اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند ہو، میں اُس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

ہمارے نبیؐ کو حسب ضرورت غزوات اور حج وغیرہ کے سفر بھی درپیش آئے۔ اس کے لئے حسب حکم الٰہی پہلے سے تیاری رکھتے تھے۔ سواری کے لئے آپؐ کے پاس نہایت عمدہ گھوڑے اور اونٹ تھے۔ گھوڑوں کے نام ورد، قطف وغیرہ تھے ایک اونٹنی قصواء تھی، دوسری تیز رفتار اونٹنی کا نام عضباء تھا جس سے کوئی اونٹنی دوڑ میں آگے نہ بڑھ سکتی تھی۔ سواری پر سوار ہوتے ہوئے آپؐ یہ قرآنی دعا کرتے۔

یعنی پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اسے زیرنگیں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (الزخرف:14)

سفر پر روانہ ہوتے وقت اہل خانہ اور صاحبزادیوں سے مل کر جاتے اور مدینہ میں امیر مقرر فرماتے۔ آسان سفر، بخیریت واپسی، معیت الٰہی اور پیچھے رہنے والے اہل خانہ کے لئے یہ دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسأَلُکَ فِی سَفَرِنَا ......

(ترمذی کتاب الدعوات وابوداؤد کتاب الجہاد)

یعنی اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کے طلبگار ہیں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو ہمارا رفیق سفر ہو جا اور ہمیں اپنے عہد و پیمان کے ساتھ واپس لوٹانا۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور زمین کی دوری کو ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، کسی اندوہناک منظر اور گھر بار کے لحاظ سے بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سفر سے بخیریت واپسی پر مسجد نبوی میں شکرانے کے دو نفل ادا کرتے۔ صحابہ کو بھی سفر پر روانہ کرتے ہوئے امیر قافلہ مقرر کرنے کی ہدایت فرماتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غیر معمولی بصیرت اور حسن نظر سے نوازا تھا۔ سیر فی الارض کے دوران گہری نظر سے ماحول کا جائزہ لیتے اور ہر واقعہ سے عبرت یا شکر کی راہ نکال لیتے۔ راستہ میں کسی معذور و مصیبت زدہ پر نظر پڑتی تو یہ دعا کرتے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِی ......

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا۔ جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی پیدا کردہ بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی۔

آپؐ کو خدا پر کامل توکل تھا۔ سفروں میں آپؐ کی اصل زادراہ تو تقویٰ ہی ہوتی تھی مگر حسب حکم الٰہی زادراہ بھی ساتھ رکھتے مگر ان تدابیر کے ساتھ نئی بستی میں داخل ہوتے وقت آپؐ یہ دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ ......

(حاکم کتاب المناسک ومعجم الاوسط طبرانی)

یعنی اے اللہ! سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے اُن کے ربّ! سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے اُن کے ربّ! اے شیطانوں اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے اُن سب کے ربّ! اے ہواؤں اور جو کچھ وہ اڑاتی ہیں اُن کے رب! ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور

بھلائی کی دُعا کرتے ہیں اور ہم اس بستی اور اس کے باشندوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شرّ سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس بستی میں برکت رکھ دے۔ ہمیں اس بستی میں برکت بخش۔ ہمارے لئے اس بستی میں برکت کے سامان مہیا کر دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے پھلوں سے رزق دے اور اس کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال اور اس بستی کے نیک بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔

آندھی کے آثار دیکھ کر آپؐ پریشان ہو جاتے کہ کہیں یہ قوم عاد کی ہلاکت جیسا کوئی پیغام نہ لائی ہو۔ تب آپؐ یہ دعا کرتے

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسالُکَ خَیرَھَا ......

(مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کی ظاہری و باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں اس کے ظاہری و باطنی شرّ سے اور اس شرّ سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

قحط سالی کے موقع پر آپؐ مخلوق خدا کی مفلوک الحالی اور جانوروں کی بدحالی کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور بڑے جوش سے دعا کرتے۔ بعض دفعہ تو اس دعا کے نتیجہ میں فی الفور بھی باران رحمت کا نزول ہوتا دیکھا گیا۔ دعا ئیہ الفاظ یہ ہیں

اَللّٰھُمَّ اسقِنَا غَیثًا مُّغِیثًا مَّرِیًّا ......

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

یعنی اے اللہ! ہمیں برسنے والا پانی پلا۔ گھبراہٹ دور کرنے والا نیک انجام، فائدہ بخش نقصان سے پاک۔ جو جلد آنے والا ہو دیر سے آنے والا نہ ہو۔ اے اللہ! اپنے بندوں کو پانی پلا اور جانوروں کو بھی! اور رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔

موسم گرما کی باران رحمت کے وقت رسولؐ اللہ بارش میں باہر نکل آتے اور اپنے اوپر بارش لے کر فرماتے میرے رب کی رحمت کا تازہ قطرہ! گرمیوں کے بعد موسم سرما کی آمد کو پسند کر کے مرحبا کہتے اور فرماتے کہ سردیوں کا آسان روزہ بھی کیا عمدہ غنیمت ہے۔

بارشیں زیادہ ہونے پر ان کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے پریشان ہو کر آپؐ دعا کرتے۔ ایک دفعہ ہفتہ بھر کی بارش کے بعد جب آپؐ نے اِدھر بارش کے تھم جانے کی دعا کی اور اُدھر لوگ نماز جمعہ ادا کر کے باہر نکلے تو آسمان پر کوئی بادل نہ تھا۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَینَا وَلَا عَلَینَا ......

(بخاری کتاب الاستسقاء)

یعنی اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں چٹانوں، وادیوں اور درختوں کے جنگلوں پر بارش برسا۔

کسی غیر معمولی بات سے خوشی حاصل ہوتی تو سجدہ شکر بجالاتے۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنی سواری پر سجدہ ریز شہر میں داخل ہوئے۔ دوران تلاوتِ قرآن سجدہ کا مضمون آتا تو فوراً سجدہ کر کے یہ دعا پڑھتے

سَجَدَ وَجھِی لِلَّذِی خَلَقَه ......

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی میرا چہرہ سجدہ ریز ہے اُس ذات کے سامنے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی خاص قدرت وطاقت سے اسے سننے اور دیکھنے کی قوت عطا کی۔

کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو وضو کر کے دو نفل ادا کرتے۔ اگر فرض نماز کا وقت ہوتا تو بلالؓ کو فرماتے اے بلال ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔ پریشانی کے عالم میں یَاحَیُّ یَا قَیُّوم بِرَحمَتِکَ اَستَغِیثُ کا بہت ورد کرتے کہ اے زندہ اور قائم رہنے والے، تیری رحمت کا واسطہ دے کر میں تجھ سے مدد کا طلبگار رہوں۔ دیگر عبادات کے ساتھ آپؐ نفلی روزوں کا بھی خاص اہتمام فرماتے۔ رمضان کے علاوہ ہر ماہ تین روزے رکھتے۔ بسا اوقات یہ روزے اسلامی مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کو یا سوموار و جمعرات کے دنوں میں رکھنے پسند فرماتے۔ رمضان سے پہلے شعبان کے مہینہ میں نسبتاً زیادہ کثرت سے روزے رکھتے۔ روزہ افطار کرتے وقت آپؐ کی ایک دعا یہ ہوتی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسالُکَ بِرَحمَتِکَ ......

(مستدرک حاکم کتاب الصوم)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

قرآنی دعاؤں میں سے کثرت سے آپؐ یہ دعا کیا کرتے۔

پھر آپؐ کی زیادہ توجہ عفو و مغفرت کی دعا پر ہوتی تھی

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسالُکَ العَفو ......

(ابوداؤد کتاب الادب)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار رہوں۔

حضرت عائشہؓ کو آپؐ نے لیلۃ القدر میں پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌ کَرِیم تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِّی۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

کہ اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے۔ تو عفو کو پسند کرتا ہے، پس مجھ سے درگزر فرما۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر نماز میں پڑھنے کے لئے ان کو یہ خاص دعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی ظُلمًا کَثِیرًا ......(بخاری کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ زیادہ ظلم۔ اور تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخشے۔ پس تو مجھے اپنے حضور سے خاص بخشش عطا فرما اور مجھ پر رحم کر۔ بے شک تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ آخری لمحوں میں آپؐ کے لبوں پر یہ دعا تھی

اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی، وَارحَمنِی، وَاَلحِقنِی بِالرَّفِیقِ الاَعلٰی۔

(بخاری کتاب المغازی)

یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ دوست (یعنی اپنی ذات) سے ملا دے۔

آپؐ حصول محبت الٰہی کے لئے دیگر دعاؤں کے ساتھ حضرت داؤد والی یہ دعا بھی کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسالُکَ حُبَّکَ ......

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت میرے دل میں اتنی ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

تقویٰ کے تمام تقاضوں کے پورا کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کے ساتھ آپؐ اپنے مولیٰ سے اس کے لئے یوں مدد بھی چاہتے

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسالُکَ الھُدیٰ ......

(مسلم کتاب الذکر)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت وتقویٰ کا طلبگار رہوں اور عفّت اور غناء چاہتا ہوں۔

اور یہ سب کچھ کر کے بھی ہمیشہ انجام بخیر کے لئے فکرمند رہتے تھے اور یہ دعا کرتے کہ

یَا مُقَلِّبَ القُلُوبِ ......

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر قائم کر دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ بھی یہ دعا کرتے ہیں جو ہمیں ایمان پر قائم کرنے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا دل رحمان خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جب خدا چاہے اسے بدل دے۔ اسی سلسلہ میں انجام بخیر کی یہ دعا بھی آپؐ نے سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اَحسِن عَاقِبَتَنَا ......

(مستدرک حاکم)

یعنی اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

آخر میں ان دو نہایت جامع دعاؤں کا ذکر جو آپؐ نے ہمارے جیسے کمزوروں کے لئے اپنے صحابہ کو سکھائیں۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ آپ نے ڈھیر ساری دُعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد ہی نہیں رہیں تب آپؐ نے صحابہؓ کو یہ جامع دُعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسالُکَ مِن خَیرِ ......

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دُعا کا پہنچانا لازم ہے اور کوئی طاقت یا قوت حاصل نہیں مگر اللہ کو۔

حضرت ابوامامہؓ کی ہی روایت ہے کہ رسولؐ اللہ ہماری مجلس میں تشریف لائے ہم احتراماً کھڑے ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دُعا کی۔ ہم نے مزید دعا چاہی تو فرمایا اِسی دُعا میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغفِرلَنَا وَارحَمنَا ......

(ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ)

یعنی اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم کر، ہم سے راضی ہو اور ہم سے (دُعائیں وعبادتیں) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور آگ سے بچا اور ہمارے سب کام تو خود بنا دے۔ خدا کرے یہ سب دعائیں ہمارے حق میں بھی مقبول ٹھہریں اور خدا کرے کہ سیرۃ النبیؐ کے مقدس نام پر منائے جانے والے اس سال میں ہم اپنے اندر ایسی انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں جس کے نتیجہ میں دنیا میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (آمین)

یا رب صل علی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا و بعث ثان

●–●–●–●–●–●–●–●

## دونوں جہان کی برکات کا موجب

3۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں۔ کہ اگر کسی شخص کو میسر آجائیں تو اس پر دونوں جہانوں کی برکات کا گویا نزول ہو گیا۔ اول شکر گزار دل۔ دوم ہمیشہ ذکرِ الٰہی اور حمد خدا سے تر رہنے والی زبان۔ سوم مصائب وآلام پر صبر وتحمل سے کام لینے والا بدن۔ چہارم ایسی بیوی جو اپنے میاں کی ذات یا اس کی ملک کے متعلق کسی قسم کی خیانت سے کام لینے والی نہ ہو۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب

# میرے دادا محترم میاں محمد عبداللہ صاحب

میرے دادا محترم میاں محمد عبداللہ صاحب آف مرل ضلع سیالکوٹ نے خود احمدیت قبول کی اور پھر ہمارے گاؤں میں احمدیت کو قائم کیا۔

آپ کی ولادت 1870ء میں ہوئی۔ آپ نے 1930ء میں بیعت کی۔ نظام وصیت میں بھی شامل تھے ان کا وصیت 6904 ہے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 5 میں مدفون ہیں۔ دفتر تحریک جدید اوّل کے مجاہد بھی تھے۔ ان کا کمپیوٹر کوڈ 1617 ہے۔ ہمارے گاؤں کے لوگ میاں محمد عبداللہ کو بابا ڈھونڈا کے نام سے پکارتے تھے۔ میرے دادا ایک ہمدرد متوکل صابر اور خوش مزاج انسان تھے۔ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ہر چھوٹے اور بڑے سے انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے ایک زندہ دل انسان تھے۔ اپنے گاؤں مرل ضلع سیالکوٹ میں اکیلے احمدی تھے۔ نڈر پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ خلافت احمدیہ سے فدائیت کی حد تک احترام و اطاعت کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اپنے گاؤں سے جلسہ سالانہ قادیان کے لیے پیدل تشریف لے جاتے تھے۔

انہوں نے اپنے گاؤں اور اردگرد جب دعوت الی اللہ شروع کی تو ان کی بھی مخالفت شروع ہوگئی حتیٰ کہ گاؤں میں ان کا پانی بھی بند کر دیا گیا۔ کوئی پرواہ کئے بغیر دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔ جب گاؤں کے لوگوں نے ان کا پانی بند کیا تو مشرق کی طرف مقامی قبرستان میں چھوٹی چھوٹی چھپڑیاں صاف شفاف پانی سے بھری ہوئی تھیں۔ وہاں سے پانی لے کر آتے تھے اور استعمال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ گاؤں والوں نے ان چھپڑیوں کے پانی کو بھی گندہ کرنا شروع کر دیا پھر بھی آپ نہیں گھبرائے اور دعوت الی اللہ کرتے رہے اور پایہ ثبات میں لغزش نہیں آنے دی۔

خدا سے دعا کرتے تھے کہ اے خدا! گاؤں میں سے کوئی احمدی کر دے۔ مقامی لوگوں نے ان کا مسجد میں داخلہ بند کر دیا تو انہوں نے گاؤں سے مشرقی جانب جگہ خرید کر بیت الذکر بنا دی۔

وہاں جا کر عبادت کرتے۔ یہ جگہ بعد میں بابا کی (بیت الذکر) کے نام سے مشہور ہوگئی تھی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور چند احباب نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

دعوت الی اللہ کے حوالے سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے ہمارے گاؤں سے تقریباً 2 کلو میٹر ایک گاؤں گڈ گور ہے۔ اپنے مقامی نومبائعین احمدیوں کو کہنے لگے آؤ اس گاؤں میں دعوت الی اللہ کرنے جائیں۔ انہوں نے شاید ذاتی مصروفیت یا حالات کی وجہ سے معذرت کر لی اور ان کو بھی کہا کہ تم بھی نہ جاؤ بھائی جی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ مگر انہوں نے کہا میں تو جاؤں گا۔ اکیلے ہی گڈ گور میں دعوت الی اللہ کے لئے چلے گئے۔ آپ سر پر پگڑی باندھتے تھے اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے تھے۔

جب انہوں نے جا کر دعوت الی اللہ شروع کی وہاں کے غیر از جماعت مولوی نے لوگوں کو بھڑکایا کہ اس بابے کو مارو۔ لوگوں نے بابا جی کو گوبر سے مارنا شروع کر دیا اور چھوٹے پتھروں سے بھی۔ لیکن وہ پھر بھی نہ گھبرائے مار کھاتے ہوئے انہوں نے ایک فقرہ بولا کہ **کہاں برہان الدین جہلمی اور میں ناچیز کہاں**۔ ان کے گاؤں کے احمدی احباب کو پتہ چلا کہ میاں محمد عبداللہ عرف بابا ڈھونڈا کو گڈ گور والوں نے بہت مارا اور زخمی کر دیا ہے تو احمدی مقامی ان کو لینے کے لیے گئے ابھی راستے میں جا رہے تھے تو دیکھا کہ بابا جی آگے سے واپس آ رہے تھے۔ اپنی چھڑی پر قمیص لٹکائی ہوئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم نے سنا تھا کہ بھائی جی آپ کو بہت مار پڑی ہے اور زخمی ہیں ہم تو آپ کو لینے جا رہے ہیں۔ تو بابا جی نے ان کو کہا آج تو دعوت الی اللہ کا بہت ہی مزہ آیا ہے۔ **مجھے تو برہان الدین جہلمی صاحب کا مار کھانے کا واقعہ یاد آ گیا تھا۔**

گاؤں مرل میں بابا جی کی دعوت الی اللہ سے جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گاؤں میں احمدیوں کے 18 گھر ہیں۔

ایک دفعہ یہ جموں ریاست میں گئے تو وہاں رات پڑ گئی۔ رات گزارنے کے لیے وہاں کی ایک مسجد میں گئے تو وہاں ایک آدمی دیکھا جس کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ جو کہ پیر تھا اور بہت خاطر مدارت کر رہے تھے۔ جب بابا جی نے سارا ماجرا دیکھا تو انہوں نے ایک فقرہ بولا کہ سب چور ہی چور ہیں۔ یہ فقرہ سن کر وہ پیر گھبرا گیا اور بابا جی کے پیروں میں گر گیا اور کہنے لگا کہ میرا بھید نہ کھولنا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں چور ہوں آپ تو بہت پہنچے ہوئے ہیں۔ اس پیر نے پھر آپ کی بہت خدمت کی۔ آپ وہاں ایک رات رہے اور پھر واپس آ گئے۔ یہ واقعہ اب بھی غیر از جماعت اور احمدی احباب ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔

1953ء میں جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی تو دوسرے مقامی لوگ باتیں کرنے لگے کہ یہاں کوئی احمدی نہیں رہے گا اور کچھ جماعت کے لوگ بھی گھبرا گئے تھے۔ ہر طرف شور شرابا تھا کہ گاؤں مرل میں بھی جلوس آ رہے ہیں۔ غیر از جماعت لوگ احمدیوں کو کہہ رہے تھے کہ جلوس آنے سے پہلے پہلے جماعت چھوڑ دو۔ تو میاں محمد عبداللہ احمدیوں سے کہنے لگے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں گھبراؤ نہیں یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

آپ نے ان کو حوصلہ دیا اور اکیلے پولیس سٹیشن چلے گئے اور پولیس لے کر آ گئے۔ گاؤں کے لوگ دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بابا پولیس لے کر آیا ہے اُس وقت کے پولیس افسر نے کہا کہ اگر اس گاؤں مرل کے احمدیوں کو اگر کچھ ہوا یا ان کا نقصان کیا تو اس کے ذمہ دار تم لوگ ہو گے۔ پولیس جانے کے بعد امن ہو گیا اور کوئی جلوس باہر سے نہیں آیا اور نہ مقامی لوگوں نے جلوس نکالا۔ بابا جی نے اپنے احمدی احباب سے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ کچھ نہیں ہو گا خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور کرتا رہے گا۔

یہ اپنی زندگی میں ہی یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ مجھے چلتے پھرتے ہی دنیا سے اٹھا لے۔ خدا نے ان کی یہ خواہش سو فیصد پوری کر دی۔ یہ اپنے گاؤں سے ٹھیک ٹھاک اپنے ایک احمدی دوست کو سیالکوٹ شہر میں ملنے کے لئے گئے۔ جاتے وقت اپنے گاؤں والوں سے جس جس کو بھی ملتے یہی کہتے کہ یہ آخری ملاقات ہے تو لوگ ان کی بات پر ہنس دیتے کہ بابا جی کیا کہہ رہے ہیں۔ جب سیالکوٹ میں یہ اپنے احمدی دوست کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو طبیعت خراب ہو گئی۔

آپ 88 سال کی عمر میں مورخہ 8 مئی 1958ء کو اپنے پیارے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے سیالکوٹ شہر سے آپ کا جسد خاکی گاؤں میں لایا گیا اور مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا اور جب تقریباً 6 ماہ کے بعد ربوہ لے جانے کے لئے نکالا گیا تو غیر از جماعت لوگوں نے کہا بابا جی کا چہرہ تو دکھاؤ سنا ہے احمدیوں کے چہرے بگڑ جاتے ہیں۔ جب لوگوں کے اصرار پر چہرہ دکھایا گیا تو بابا جی ایسے لگ رہے تھے جیسے ابھی سوئے ہیں۔

دعا ہے کہ ان کی پاکیزہ یادوں کو ان کے لواحقین زندہ رکھنے والے ہوں۔ نیز حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لیے جو دعائیں فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی توفیق دیتا رہے۔

---

## احمدی مصنف حضرت اقدس کی طرز تحریر کو اپنائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود کے وجود سے دنیا میں جو بہت سی برکات ظاہر ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی برکت آپ کا طرز تحریر بھی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے الفاظ جو ان کے حواریوں نے جمع کئے ہیں یا کسی وقت بھی جمع ہوئے ان سے آپ کا ایک خاص طرز انشاء ظاہر ہوتا ہے اور بڑے بڑے ماہرین تحریر اس کی نقل کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود کا طرز تحریر بھی بالکل جداگانہ ہے اور اس کے اندر اس قسم کی روانی زور اور سلاست پائی جاتی ہے کہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جن سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جا رہی ہیں اور یہ انتہا درجہ کی ناشکری اور بے قدری ہو گی۔ اگر ہم اس عظیم الشان طرز تحریر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے طرز تحریر کو اس کے مطابق نہ بنائیں''۔

''پس میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کسی کی فتح کی علامت یہ ہے کہ اس کا نقش دنیا میں قائم ہو جائے۔ پس جہاں حضرت مسیح موعود کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے آپ کے اخلاق کو قائم کرنا اس کے ذمہ ہے۔ آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمہ ہے۔ آپ کی قوت قدسیہ اور قوت اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے۔ آپ کے نظام کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے وہاں آپ کے طرز تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمہ ہے''۔

''میں نے ہمیشہ یہ قاعدہ رکھا ہے۔ خصوصاً شروع میں جب مضمون لکھا کرتا تھا۔ پہلا مضمون جو میں نے تشحیذ میں لکھا وہ لکھنے سے قبل میں نے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو پڑھا تا اس رنگ میں لکھ سکوں اور آپ کی وفات کے بعد جو کتاب میں نے لکھی اس سے پہلے آپ کی تحریروں کو پڑھا اور میرا تجربہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے میری تحریر میں ایسی برکت پیدا ہوئی کہ ادیبوں سے بھی میرا مقابلہ ہوا اور اپنی قوت ادبیہ کے باوجود انہیں نیچا دیکھنا پڑا''۔

(الفضل 16 جولائی 1931ء ص 5)

مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی

# حاکاں زمانہ بدل گیا کی آکھاں

## جب معاشرے میں رواداری اور احترام ہوتا تھا

عنوان میں جو فقرہ لکھا گیا ہے یہ پنجابی زبان کا ایک مقولہ ہے۔ یہ زمانہ کی تبدیلی کو ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے اور اس کی ابتداء اسی طرح ہوئی کہ ایک شخص کی بیوی کا نام حاکم بی بی تھا۔ پنجابی لہجہ میں اس نام کو حاکاں تلفظ سے بولتے ہیں۔ اس شخص نے زمانہ کی حیران کن تبدیلی کو دیکھ کر اپنی بیوی کو کہا ''حاکاں زمانہ بدل گیا کی آکھاں''۔

اب میں اپنا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں جب میں اس واقعہ کا اب موجودہ زمانہ سے موازنہ کرتا ہوں تو مجھے یہ مقولہ یاد آجاتا ہے ''حاکاں زمانہ بدل گیا کی آکھاں''۔ میرا گاؤں موضع بھامبڑی قادیان سے جانب شرق پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ میری پیدائش جون 1914ء کی ہے۔ واقعہ جو میں بیان کر رہا ہوں، ستمبر 1931ء کا ہے۔ اس تاریخ میرے والد صاحب بوقت عصر فوت ہوگئے تھے۔ انہوں نے وفات سے پہلے ہمیں وصیت کی تھی کہ میری تدفین قادیان کرنا۔ اس وقت میرے والد کی طرف سے میرے دو بڑے بھائی ''نبی بخش'' اور ''اللہ بخش'' جو گو اہلحدیث تھے لیکن والد صاحب کے بڑے فرمانبردار تھے موجود تھے۔ والد صاحب نے 17-1918ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ لااکراہ فی الدین کی تعلیم کے مطابق والد صاحب نے انہیں مجبور نہ کیا ہمیشہ شفقت کا سلوک ان سے کرتے رہے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود کا نام بڑی عزت سے بولتے تھے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ہمارا خیال رکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ بڑے شریف النفس بھائی تھے۔ گاؤں کے سارے مسلمان اہلحدیث فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ سارے گاؤں میں صرف ہمارا ایک ہی گھر احمدی تھا۔ گاؤں میں تین مساجد تھیں ہم ہر مسجد میں بلا خوف عبادت کرلیا کرتے تھے۔ سب لوگوں سے ہمارے بڑے اچھے مراسم تھے۔ ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہوتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دعوۃ طعام بھی کیا کرتے تھے۔ مخالفین کا جب کوئی عالم وعظ کیلئے آیا کرتا تھا تو کبھی کبھی چند معززین کے ساتھ ہم اپنے گھر میں ان کی دعوۃ طعام بھی کیا کرتے تھے۔ اکٹھے بیٹھ کر ایک دسترخوان پر کھانا کھایا کرتے تھے۔ مذہبی گفتگو بھی ہوا کرتی تھی۔ کوئی بدمزگی نہیں ہوا کرتی تھی۔

والد صاحب کی وفات کے بعد جب ہم نے قادیان جانے کے لئے اپنی اقامت گاہ سے جنازہ اُٹھایا۔ ہمارے ساتھ مذکورہ دو بھائیوں کے علاوہ ہماری برادری کے چند دیگر غیراز جماعت معززین بھی تھے۔ جب ہم اپنے گھر سے نکلے تو ہم نے دیکھا کہ اہلحدیث کے پیش امام مولوی محمد یعقوب صاحب مع چند معززین ہمارا راستہ روکے کھڑے ہیں۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ چوہدری عبدالکریم مرحوم گو احمدی تھے لیکن ہمارے مکرم محترم تھے۔ انہیں ہم اپنے قبرستان میں دفن کریں گے۔ انہیں قادیان لے جانا ہماری بدنامی کا موجب ہے۔ ہم نے انہیں بڑی نرمی سے کہا کہ مرحوم کی وصیت کے مطابق ہم لے جارہے ہیں۔ انہوں نے وفات سے پہلے تاکیداً کہا تھا کہ میری تدفین قادیان کرنا۔ اس پر مولوی محمد یعقوب صاحب نے کہا کہ پھر ٹھیک ہے اور ہمارا راستہ چھوڑ دیا۔

ہماری برادری کے غیراز جماعت معززین جو ہمارے ساتھ قادیان گئے تھے وہ ہمارے ساتھ جنازہ پڑھنے میں شامل ہوئے۔ پھر ساری برادری ہمارے گھر تعزیت کے لئے بھی آتی رہی اور ہمارے غم میں شریک ہوئی۔

ہم تقسیم ملک تک اپنے گاؤں میں رہتے رہے۔ پس وہاں صرف ہمارا ہی گھر احمدی تھا باقی سب اہلحدیث تھے۔ ایک ہی مسجد میں ہم عبادت کیا کرتے تھے۔ مذہبی گفتگو بھی آپس میں ہوا کرتی تھی۔ بڑا امن کا زمانہ تھا۔ آج قتل و غارت ہر جگہ ہورہی ہے۔ فساد کا سانپ ہر جگہ پھنکارتا ہے۔ کوئی پیش نہیں جاتی۔ شرافت بول نہیں سکتی۔ سانپ کے سامنے دیا نہیں جل سکتا۔ مقولہ کی خوب سمجھ آگئی ہے۔ پہلا امن کا زمانہ جب یاد آتا ہے یہ مقولہ یاد آجاتا ہے

حاکاں زمانہ بدل گیا کی آکھاں

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو
یاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح شام تو

---

مکرم محمد ادریس چودھری صاحب جارجیا (امریکہ)

# قدیم امریکی ''انکاز'' کی مقوی غذا۔ ''کین وا Quinoa''

انکاز (Incas) کی قدیمی تہذیب جو ساؤتھ امریکہ میں پائی گئی ہے اپنی کئی خصوصیات کی وجہ سے جاذب توجہ بنی ہوئی ہے جو نوادرات اور آثار قدیمہ دریافت ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انکاز کے ہاں سونے اور چاندی کی افراط تھی۔ جب ہسپانوی لشکر یہ ان علاقوں سے لوٹ مار کے بعد واپس سپین لوٹے تو ان کی افراط زر کا یہ عالم تھا کہ یورپ کا اقتصادی نظام درہم برہم ہوگیا۔ انہی انکاز کی ایک غذا کین وا تھی جو ساؤتھ امریکہ کے پہاڑوں اینڈیز میں بکثرت دستیاب تھی۔ بعض دفعہ غلطی سے اسے اناجوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا پودا اناج کے پودوں سے ملتا جلتا ہے ساؤتھ امریکہ کے ممالک جیسے بولیویا، پیرو، چلی وغیرہ میں پچھلے پانچ ہزار سال سے کین وا کو قدیمی غذا کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ جدید دنیا نے اسے 1980ء کی دہائی میں دریافت کیا ہے۔ بعض مقامی زبانوں میں کین وا کا دوسرا نام ''مادری خوراک'' ہے۔ انکاز کے باشندے احتراماً اسے مقدس غذا متصور کرتے ہیں۔ دوران جنگ، آزمائش کے وقت میں انکاز کے فوجیوں کے صبر و ہمت کو کئی دنوں تک بڑھانے کے لئے کین وا کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ہسپانوی فاتحین کی آمد پر مقامی علاقہ جات کو کالونی بنالینے سے کین وا سوءِ قسمت سے تقریباً تباہ و برباد ہوگئی اور ایک معمولی سی فصل کے طور پر باقی رہ گئی۔ تاہم 1980ء کی دہائی میں چند امریکیوں نے کین وا کو دریافت کیا اور اس کی کاشت دوبارہ شروع ہوگئی۔ اس وقت سے آج تک اس کی مقبولیت میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا گیا ہے۔

اگر آپ نے اس کا کبھی استعمال نہیں کیا تو آپ کو کیونکر اسے اپنی غذا کا جزو لاینفک بنانا چاہئے۔ کین وا میں غذائیت بہت زیادہ ہے۔ جو پروٹین سے سراسر بھرپور ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ پروٹین سبزیات کے ذریعہ بھی حاصل کی جاسکتی ہے لیکن اس طرح کی پروٹین میں امائنو ایسڈ (Amino Acid) کمیاب ہوتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے پروٹین ''ناتمام'' پروٹین متصور ہوتے ہیں۔ کین وا میں اہم اور ضروری امائنو ایسڈ کی موجودگی اسے ایک مکمل پروٹین بنادیتی ہے۔ عمومی طور پر وہ غذائیں جو حیوانات سے حاصل ہوتی ہیں جیسے انڈے، مچھلی، پولٹری، دودھ اور دہی وغیرہ مکمل پروٹین کا ماخذ سمجھے جاتے ہیں جبکہ پودوں سے حاصل شدہ پروٹین میں امائنو ایسڈ کم ہوتا ہے۔ کین وا میں موجود پروٹین کی فیصد شرح نہ صرف گندم، چاول، جَو وغیرہ سے کہیں زیادہ ہے بلکہ اس کی کوالٹی بدرجہا بہتر ہے۔ پروٹین کے علاوہ کین وا میں کئی دوسرے غذائی اجزا بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسے فیٹی ایسڈ (Fatty Acid)، نیاسن (Niacine)، سیلینیم (Selenium)، پوٹاشیم اور کیلشیم وغیرہ۔ کین وا امائنو ایسڈ لائی سین (Lysine) سے بھرپور ہے۔ جو ہمارے ٹشو (Tissues) کی نشوونما اور مرمت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ میگنیشیم (Magnasium) ہمارے خون کی نالیوں کو استراحت دیتی ہے یہ درد شقیقہ (Migrine) اور دل کے عارضہ میں مبتلا لوگوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کاپر (Copper) اور میگنیشیم (Magnasium) بہترین Antioxidant ہیں۔ جو لوگ صرف سبزیوں پر گزارہ کرتے ہیں انہیں آئرن (Iron) کی کمی ہوجاتی ہے۔ کین وا فائبر (Fiber) کا بہترین ذریعہ ہے اور Glutin سے عاری ہے۔ کین وا کی غیر معمولی غذائی تشکیل کی وجہ سے ہوسکتا ہے یہ ذیابیطس اور کینسر کے لئے بھی مفید ہو۔ نیچرل فوڈ سٹور میں دستیاب کین وا کا بیج چھوٹا سا گول شکل کا ہوتا ہے۔ اسے چاولوں کی طرح پندرہ منٹ میں پکایا جاسکتا ہے بلکہ یہ چاول کا بہترین بدل ہے۔ کین وا قسما قسم کے رنگوں میں آتی ہے۔ سرخ، سیاہ وغیرہ۔ قدیمی انکاز اسے پیس کر آٹے کی شکل میں روٹی کی طرح پکالیتے تھے۔ کین وا سے بریانی بھی بنائی جاسکتی ہے۔ اسے ناشتہ کے طور پر دودھ میں ملا کر کھایا جاسکتا ہے۔ کین وا سے کھانے تیار کرنے کے امکانات لامتناہی ہیں۔ ہمارے تصور کی کمی ہی ان امکانات کی حدود کی تعین کرتی ہے۔

### کین وا۔ Quinoa

### غذائی مقدار فی 100 گرام

طاقت و توانائی: 368 کلوکیلوری
کاربوہائیڈریٹ: 64 گرام
سٹارچ (Starch): 52 گرام
غذائی ریشے: 7 گرام
چکنائی: 6 گرام
پولی اَن سیچوریٹڈ: 3.3 گرام
پروٹین: 14 گرام
پانی: 13
تھیامن (وٹامن بی 1): 0.36 ملی گرام (28 فیصد)
رائبوفلیون (وٹامن بی 2): 0.32 ملی گرام (21 فیصد)
وٹامن بی 6: 0.5 ملی گرام (38 فیصد)
فولیٹ (وٹامن بی 9): 184 ملی گرام (46 فیصد)

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تقریب آمین

مکرم حافظ محمد نصراللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حارث احمد کھوکھر ابن مکرم حافظ محمد ظفراللہ کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے 6 سال 3 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ اسی طرح میری بیٹی عطیۃ الرحیم نے 5 سال 4 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے 28 جنوری 2013ء کو دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ دونوں بچے مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب کے پوتا پوتی، مکرم حکیم فیروز الدین صاحب اور مکرم فضل داد کھوکھر صاحب کی نسل سے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو سچا خادم قرآن، خادم خلافت اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم نعیم احمد صاحب کارکن نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب ڈیریانوالہ ضلع نارووال بیمار ہیں۔ دائیں طرف فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ بلڈ پریشر اور شوگر بھی ہے۔ فالج کی وجہ سے بستر پر ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد انوار الحق صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد سعید الحق صاحب ابن مکرم محمد عبدالحق مجاہد صاحب امرتسری مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور گزشتہ دنوں سخت بیمار ہونے کی وجہ سے پانچ روز شالیمار ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج رہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ گھر میں آ گئے ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

## ولادت

مکرم حافظ محمد نصراللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کو 24 جنوری 2013ء کو دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام یاسر احمد گل رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب سابق صدر رچنا ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم صفدر علی شاد صاحب سابق زعیم انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، خادم خلافت اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم زاہد محمود صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم پیر رفیق احمد صاحب ابن مکرم پیر شریف احمد صاحب مرحوم آف کراچی مختصر علالت کے بعد مورخہ 7 فروری 2013ء کو لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم کچھ عرصہ سے دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ مورخہ 9 فروری 2013ء کو مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کی نماز جنازہ بیت الخبیر گلشن حدید کراچی میں پڑھائی اور بعدازاں احمدیہ قبرستان باغ احمد میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم حضرت صوفی احمد جان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (جن کے گھر میں لدھیانہ میں پہلی بیعت ہوئی تھی) کی نسل میں سے تھے۔ مرحوم معروف احمدی شاعر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم شاد صاحب آف چک نمبر 117 چھور مغلیاں، سانگلہ ہل کے داماد اور مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم کے ہم زلف تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ مرحوم نے بھائی، بہنوں کے علاوہ بیوہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بیٹے مکرم سعد رفیق صاحب آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

### (اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پُر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

(بقیہ از صفحہ 1)

والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ ہوں گے۔

7۔ مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس، فون نمبرز، تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں اور اسی صفحہ پر صدر جماعت یا امیر ضلع کی مہر کے ساتھ تصدیق بھی ضرور کروائیں۔

8۔ مقالہ نویس مقالہ ادارہ میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ ادارہ میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

9۔ مقالہ نگار خواتین وحضرات کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

**انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔**

اول: 20 ہزار روپے

دوم: 15 ہزار روپے

سوم: 10 ہزار روپے

نوٹ: ان تین انعامات کے علاوہ اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں انعامات دیئے جائیں گے۔

مقالہ نویس اپنے علمی ذوق وشوق کے تحت زیادہ سے زیادہ اس تاریخی مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔ ذیلی تنظیمیں سے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

## نکاح

مکرمہ عذرا اقبال صاحبہ دارالصدر غربی لطیف ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ شہلہ اقبال صاحبہ مقیم شارجہ کے نکاح کا اعلان مکرم ریاض حسین صاحب ولد مکرم عبدالعزیز حسین صاحب نیوزی لینڈ کے ساتھ 50 ہزار نیوزی لینڈ ڈالرز حق مہر پر مورخہ 7 جنوری 2013ء کو محترم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دفتر انصاراللہ پاکستان کے لان میں کیا اور ساتھ ہی رخصتی بھی انجام پائی۔ دلہن کا تعلق رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313 حضرت مولابخش صاحب بھیروی کی نسل سے، محترم غلام سرور ملک صاحب اعوان صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرم کیپٹن عثمان غنی صاحب مرحوم بھیروی کی پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

**وردہ فیبرکس**
2013 لان ھی لان پانچ سوٹ خریدنے پر ایک عدد لان سوٹ بالکل فری ایسی آفر اور کہاں رنگ کی گارنٹی کے ساتھ
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک
عاطف احمد فون: 047-6213883/0333-6711362

| ربوہ میں طلوع وغروب 27۔ فروری | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:12 |
| طلوع آفتاب | 6:36 |
| زوال آفتاب | 12:21 |
| غروب آفتاب | 6:06 |

**قابل اعتماد مفید ومجرب ادویہ**

| | |
|---|---|
| زدجام عشق -/1500 | شباب آور موتی -/700 |
| زدجام عشق خاص -/9000 | معجون فلاسفہ -/120 |
| نواب شاہی -/9000 | حب ہمزاد -/100 |
| سونے چاندی گولیاں -/900 | تریاق مثانہ -/300 |

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

مناسب دام **اپنا چشمہ سنٹر** بااعتماد سروس
دفتر کے کارکن اور کالج وجامعہ کے طالب علموں کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ فون: 0345-7963067
(میاں سہیل احمد) ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
**ورلڈ فیبرکس** ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

FRS RABWAH
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
**فیوچر ریس سکول ربوہ**
- یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
- گزشتہ سال پرائمری بورڈ میں شاندار رزلٹ
- نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔

دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

FR-10